



سوال

(76) کیا مسجد میں جنازہ پڑھنا جائز ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بہشتی زیور میں لکھا ہے کہ مسجد میں جنازہ پڑھنا مکروہ ہے، کیا یہ درست ہے کتاب و سنت کی روشنی میں وضاحت فرمائیں۔ (محمد اسحاق ضلع قصور) (۱۹ نومبر ۱۹۹۳ء)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

مسجد کے اندر جنازہ پڑھنا جائز ہے اگرچہ نبی اکرم ﷺ کا غالب معمول یہ تھا کہ آپ جنازہ گاہ میں جنازہ ادا کرتے تھے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی ”صحیح“ میں بایں الفاظ تبویب قائم کی ہے:

‘بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ بِالصَّلَاةِ وَالنَّسِجِ۔’

”جنازہ گاہ اور مسجد میں جنازہ پڑھنے کا بیان۔“

پھر کئی احادیث سے اس کے اثبات کی سعی فرمائی ہے۔

اس بارے میں سب سے واضح دلیل حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے، فرمایا:

‘وَاللَّهِ، لَقَدْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنَتِي بَيْضَاءَ فِي النَّسِجِ سُهَيْلٍ وَأُخِيهِ۔’ (صحیح مسلم: ۴/۳۹، بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ فِي النَّسِجِ، رقم: ۹۷۳)

”یعنی اللہ کی قسم رسول اللہ ﷺ نے بیضاء کے دونوں بیٹے سہیل اور اس کے بھائی کا جنازہ مسجد میں پڑھا تھا۔“

زیر حدیث امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

‘وَفِي هَذَا الْحَدِيثِ دَلِيلٌ لِلشَّافِعِيِّ وَالْأَكْثَرِينَ فِي جَوَازِ الصَّلَاةِ عَلَى النِّسِجِ وَمَنْ قَالَ بِهِ أَحْمَدُ وَاسْحَاقُ۔’

یعنی ”اس حدیث میں شافعی رحمہ اللہ اور اکثر اہل علم کی دلیل ہے کہ مسجد میں جنازہ پڑھنا جائز ہے اور جو لوگ اس بات کے قائل ہیں ان میں سے امام احمد رحمہ اللہ اور اسحاق رحمہ اللہ

”بھی ہیں۔“

اسی طرح حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ابن ابی شیبہ سے بیان فرمایا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا جنازہ مسجد میں پڑھا تھا اور صہیب رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ کا جنازہ مسجد میں پڑھا اور ”ابن ابی شیبہ“ کی روایت میں یہ زیادتی بھی موجود ہے :

’وَوَضَعْتُ الْجَنَازَةَ فِي الْمَسْجِدِ ثَجَاهَ الْمَغْرِبِ۔‘

یعنی ”جنازہ منبر کے سامنے مسجد میں رکھا گیا۔“

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

’وَهَذَا يَفْتَضِلُ الْجَمَاعُ عَلَى جَوَازِ ذَلِكَ‘ (فتح الباری : ۱۹۹/۳)

”یعنی امر ہذا اس بات کا متقاضی ہے کہ مسجد میں جنازہ کے جواز پر صحابہ کا اجماع تھا۔“

اور ابن قدامہ نے کہا :

’كَانَ هَذَا يَحْضُرُ مِنَ الصَّحَابَةِ فَلَمْ يَنْكَرْ كَانَ لِمُجْمَاعٍ۔‘

اور جو لوگ عدم جواز کے قائل ہیں ان میں سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ بھی ہیں۔ ان کا استدلال ”سنن ابی داؤد“ کی ایک روایت سے ہے :

’مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ (لَهُ)۔‘ (سنن ابی داؤد، باب الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ فِي الْمَسْجِدِ، رقم : ۳۱۹۱)

”یعنی جس نے مسجد میں جنازہ پڑھا اس کے لیے کوئی اجر و ثواب نہیں۔“

اہل علم نے اس حدیث کے مختلف جوابات دیے ہیں۔

۱۔ یہ حدیث ضعیف ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

’هَذِهِ حَدِيثٌ ضَعِيفٌ تَفَرَّدَ بِهِ صَاحِبُ مُوَلَّى التَّوَامَةِ‘

۲۔ ابوداؤد کے محقق اور مشہور مسموع نسخوں میں یہ الفاظ لکھے ہیں :

’وَمَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ۔ اَيْضًا‘

”یعنی جس نے مسجد میں جنازہ پڑھا اس پر کوئی شے نہیں۔“ یعنی گناہ وغیرہ۔ تو اس صورت میں یہ حدیث ان لوگوں کی دلیل ہی نہیں بنتی بلکہ جواز ہی کی دلیل بنے گی۔

۳۔ اگر یہ حدیث ثابت ہو جائے تو اس کی تاویل فَلَا شَيْءَ لَهُ بِمَعْنَى فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ یعنی ضروری ہے تاکہ مختلف احادیث کو جمع کیا جاسکے۔ اور قرآن میں بھی لَهُ بِمَعْنَى عَلَيْهِ وارد ہے۔ فرمایا :

وَأِنْ أَسَأْتُمْ فَلَهَا ۚ ... سورة الإسراء ۷

۴۔ یہ حدیث کسی اجر پر محمول ہے یعنی کوئی مجرد جنازہ پڑھ کر واپس آگیا قبرستان تک نہیں گیا تو اس سے اجر کم ہو جاتا ہے۔

علامہ ملا علی قاری حنفی نے کہا یہ بات زیادہ واضح ہے کہ اس حدیث کو نفی کمال پر محمول کیا جائے۔

ان دلائل سے معلوم ہوا کہ مولانا اشرف علی تھانوی مرحوم کا ”بہشتی زلمور“ میں جنازہ کو مسجد میں مکروہ قرار دینا مرجوح اور ناقابلِ التفات مسلک ہے۔ علامہ مبارکپوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

‘وَالْحَقُّ أَنَّهُ يَجُوزُ الصَّلَاةُ عَلَى الْجَنَائِزِ فِي الْمَسْجِدِ مِنْ غَيْرِ كِرَاهِيَةٍ، وَالْأَفْضَلُ الصَّلَاةُ عَلَيْنَا خَارِجَ الْمَسْجِدِ؛ لِأَنَّ أَكْثَرَ صَلَاتِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْجَنَائِزِ كَانَ فِي الْمَضَلِيِّ۔‘

یعنی حق بات یہ ہے کہ بلا کراہت نماز جنازہ مسجد میں جائز ہے البتہ افضل یہ ہے کہ مسجد سے باہر ہو کیونکہ زیادہ جنازے آپ ﷺ جنازہ گاہ میں پڑھتے تھے۔

هَذَا مَا عِنْدِي وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد: 3، کتاب الجنائز: صفحہ: 132

محدث فتویٰ